خطبۂ صدارت محمد علی جناح
پچیسواں سالانہ اجلاس مسلم لیگ
لکھنؤ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء

خطبہ صدارت

جو آل انڈیا مسلم لیگ کے پچیسوین سالانہ اجلاس مین
مسٹر محمد علی جناح نے بمقام لکھنؤ بتاریخ ۱۵ اکتوبر سنہ ۳۷ء
ارشاد فرمایا

مین یہ خیا
یہان اس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبۂ صدارت

خواتین و حضرات محترم!

آل انڈیا مسلم لیگ کا یہ اجلاس، اپنی اہمیت کے لحاظ سے مسلم لیگ کی تیس ارسی سالہ زندگی، میں، اہم ترین اجلاسوں مین شمار کیا جانا چاہیے - آپ جو پالیسی اور لائحہ عمل اختیار کرین گے، اس سے مسلمانان ہندوستان بلکہ تمام ملک کی قسمت وابستہ ہے۔ ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء کو مسلم لیگ نے " اپنی تاریخ مین پہلی مرتبہ اپنے جمہور سے تعلق و اتصال پیدا کرنے کا پروگرام اختیار کیا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کے ماتحت جو صوبون کا کانسٹی ٹیوشن معرض وجود مین آیا، اور اس سے جو جمہورت حالات پیدا ہوئے، لیگ نے ان پر غور و فکر کر کے یہ تہیہ کیا، اور اس کے سوا وہ دوسرا فیصلہ کر بھی نہ سکتی تھی۔ کہ میدان عمل مین داخل ہو، اور صوبون کی قانون ساز جماعتون کے انتخابات مین اپنے امیدوارون کو پیش کرے صوبون کے متعلق نیا کانسٹی ٹیوشن اگرچہ ہرگز قابل قبول و پسندیدہ نہ تھا، لیکن یہ خیال کیا گیا کہ جیسا کچھ بھی ہے اس سے فائدہ اٹھایا جائے مین یہان اس رزولیوشن کو نقل کرتا ہون جو ۱۲ اپریل ۳۶ء کو منظور کیا گیا۔

"از آنجا کہ نئے کانسٹی ٹیوشن (دستور سیاسی) کے ماتحت جو پارلیمنٹری طرز حکومت اس ملک مین جاری کیا جا رہا ہے اس سے پہلے بطور امر واقع کے یہ ماننا ہوگا کہ ملک مین ایسی پارٹیان قائم ہین جن کی ایک معین پالیسی اور پروگرام ہے، اور جن کی وجہ سے جمہور انتخاب کنندگان کو سیاسی معاملات سے باخبر کرنا اور سیاسی تعلیم دینا ایک حد تک آسان ہوگا، اور ایسی پارٹیان جن کی مقاصد مطمح نظر متحد ہین اس مین اشتراک عمل کرین گی۔

اور از آنجا کہ مسلمانون کی یکجہتی کو تقویت دینے کی غرض سے تاکہ وہ صوبون کی حکومتون مین اپنا مناسب و موثر حصہ حاصل کر سکین۔

یہ ضروری ہے کہ مسلمان ایک متحدہ پارٹی کی شکل مین اپنے تئین منظم کرین جسکا ایک ترقی پرور پروگرام ہو، یہ قرار دیا جاتا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ آئندہ انتخابات مین اپنے امیدوارون کو پیش کرے اور مسٹر جناح کو اختیار دیا جاتا ہے کہ ایک مرکزی بورڈ انتخابات قائم کرین جس کے صدر خود صاحب ممدوح ہون۔ اس بورڈ کے ممبر ۳۵ سے کم نہ ہون گے، اور اس بورڈ کو اختیار ہوگا کہ صوبون کے حالات کو مد نظر رکھ کے صوبون کے انتخابی بورڈ علٰحدہ قائم کرے اور مرکزی بورڈ سے انھین ملحق کرے اور تمام وہ ذرائع عمل مین لائے جو مقاصد بالا کے حصول کے لئے لازمی ہون۔

چنانچہ اس فیصلہ پر عمل پیرا ہونے کے لئے جون ۱۹۳۶ء مین مسلم لیگ سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ قائم کیا گیا، اور مختلف صوبون مین، صوبون کے بورڈ قائم ہوئے۔ تاکہ لیگ کے قرار داد و ہدایات کا اجرا ہو۔ یہ کوئی

آسان کام نہ تھا، اس وجہ سے کہ پہلے سے کوئی نظام موجود نہ تھا- تمام صوبون مین انتخابات کی جنگ مین داخل ہونا، ایک زبردست مرحلہ تھا، خاص کر اسلیئے کہ مسلمان تمام ہندوستان مین اقلیت مین ہین، کمزور ہین، تعلیمی حالت اُن کی گری ہوئی ہے اور اقتصادی میدان مین تو اُن کا کہین پتہ ہی نہین اُن کی معاشرتی، اور اقتصادی ترفع وبہبودی کے متعلق کبھی کوئی باقاعدہ سعی کی ہی نہین گئی،

ہمارے ملک کی دیگر اقوام اپنی تنظیم وباقاعدہ پروگرام کی وجہ سے جسے جمہور کی تائید حاصل تھی، ترقی کی دوڑ مین کہین کی کہین پہونچ گئین۔ ہندو اس مقابلے مین سب سے آگے تھے اس وجہ سے کہ انھین نہ صرف اکثریت حاصل ہے بلکہ اُن کی تربیت وتنظیم بھی بہتر ہے، اور ثروت واقتصادیات وتعلیم ہر جہت سے وہ بہتر سامان ......اور بہتر ذرائع کے مالک ہین مگر یہان مجھے یہ عرض کرنے کی اجازت دیجئے، کہ انتخابات سے قبل کے چھ مہینے کے مختصر زمانے مین، نتائج نہایت امید افزا رونما ہوئے-

.... یاس ونا امیدی کی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی- جن جن صوبون مین لیگ پارلیمنٹری بورڈ قائم ہوئی، یہان جہان ہم نے اپنے امیدوار پیش کئے، ہر جگہ تقریباً ۶۰ یا ۷۰ فیصدی ہمارے ہی امیدوار کامیاب ہوئے اور انتخابات کے بعد تو مین دیکھ رہا ہون کہ تقریباً ہر صوبے مین ملک کے بعید ترین گوشے سے لے کر سرحدی صوبے تک سیکڑون ڈسٹرکٹ لیگ قائم ہوچکی ہین- گذشتہ اپریل سے

تو مسلمان بیش از بیش تعداد مین لیگ کے گرد جمع ہو رہے ہین اور مجھے کامل یقین ہے کہ جس وقت مسلم لیگ کے لائحہ عمل اور پروگرام کو وہ اچھی طرح سمجھ لین گے تو اسوقت ہندوستان کی تمام اسلامی آبادی، لیگ کے پرچم کے نیچے کھڑی نظر آئے گی۔

لیگ کا مطمح نظر یہ ہے کہ ہندوستان کو قومی، جمہوری حکومت خود اختیاری حاصل ہو تاکہ کم سواد اور جاہل آدمیون کو بہلایا جائے اور جماعتون مین خاص فقرون اور الفاظ سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ "پرنا سواراج" "حکومت خود اختیاری، کامل آزادی، ذمہ دار حکومت" آزادی کے اجزائے ضروری نوآبادیون یا مستعمرات کا درجہ" یہ الفاظ اکثر استعمال کئے جاتے ہین بعض حضرات کامل آزادی کی بحث کرتے ہین لیکن اس سے کیا حاصل کہ آپکے لبون پر تو کامل آزادی ہو، لیکن آپ ہاتھ مین گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء لئے ہون جو لوگ سب سے زیادہ کامل آزادی کا راگ الاپتے ہین، کامل آزادی سے سب سے کم تعلق رکھتے ہین اور کامل آزادی کے مفہوم کو سب سے کم سمجھتے ہین کیا گاندھی واردن کا معاہدہ کامل آزادی کی روح اپنے مین رکھتا تھا۔ وزارتین قبول کرنے اور صوبون کے کانسٹی ٹیوشن پر عمل کرنے سے قبل، جو کہا گیا تھا کہ گورنر اطمینان دلائین کہ وہ مداخلت نہ کرین گے، یہ پورنا سواراج کی سعی کے مرادف تھا، اور جس کانسٹی ٹیوشن کو برٹش پارلیمنٹ نے پاس کیا، اور ایک جابرانہ وشاہنشاہی طاقت نے اہل ہند کو انکی خلاف مرضی وخواہش دیا، اس پر عمل کرنے اور وزارتین قبول کرنے کا رزولیوشن

پاس کرنا، باوجودیکہ گورنروں نے بداخلت نہ کرنے کا کوئی وعدہ نہیں کیا، یہ ان اعلانات، اُن سیاسی نعروں اور بلند بانگ دعووں کے مخالف تھا جو کئے جاتے تھے - ان باتوں سے ہم کہیں نہ پہونچیں گے -

ہندوستان کو جس چیز کی اس وقت ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ایک متحدہ سیاسی محاذ قائم کیا جائے، اور اپنے مقصد میں ہم سچے ہوں - یہ ہو اور حکومت اہل ملک کی، اہل ملک کے ہاتھ میں اور اہل ملک کے لئے ہو تو پھر آپ اپنی حکومت کا جو نام چاہیں رکھئے -

کانگریس کی عنان قیادت جن حضرات کے ہاتھ میں ہے، اور خاص کر پچھلے دس برس میں جن ہاتھوں میں رہی ہے ادھوں نے مسلمانوں کو علیحدہ رہنے کے لئے مجبور کر دیا سرداران کانگریس کی پالیسی بالکل ہندو پالیسی رہی ہے اور کانگریسی لیڈروں نے اُن صوبوں میں جہاں اپنی اکثریت کی بنا پر حکومت اپنے ہاتھ میں لی ہے اپنے قوم اپنے عمل اور اپنے پروگرام سے روز افزوں وضاحت سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مسلمان اُن سے انصاف و حق رسی کی امید نہیں رکھ سکتے -

کانگریس کی جہاں اکثریت ہے اور جہاں اس کو موقع ملا اس نے مسلم لیگ کے ساتھ اشتراک عمل کرنے سے انکار کیا اور یہ مطالبہ کیا کہ مسلمان غیر مشروط طریقہ سے اُن کے سامنے سر تسلیم خم کر دے اور اُس کے وثیقہ سیاسی پر دستخط کرے -

اور زور شور سے مسلم لیگ سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ اپنی پارٹی کو چھوڑ دو، مسلم لیگ کو توڑ دو، لیکن جن صوبوں میں کانگریس کی اکثریت نہ تھی، مثلاً

صوبۂ سرحد مین وہان وہ مقدس اصول کہ سب ایک ہی پارٹی کے ماتحت کام کرین غائب ہوگیا - اور کانگریس پارٹی کو دوسری جماعتون سے ملنے اور اشتراک عمل کرنے کی اجازت دے دی گئی - کوئی فرد واحد مسلمان، جسنے کانگریس پلیج پر دستخط کرنا اور کانگریس کا غلام ہونا منظور کرلیا، فوراً اُسے عہدہ وزارت پیش کر دیا گیا اور دنیا سے کہدیا گیا کہ ہمارے وزارت مین مسلمان وزیر بھی ہین، اس پر مطلق توجہ نہ کی گئی کہ کونسل و اسمبلی کے مسلمان ممبرون کی ایک بڑی اکثریت کا اُسے اعتماد حاصل نہین اور نہ اُس کی مسلمان ممبران کوئی عزت کرتے ہین -

اُن وفادارانہ خدمات کے صلہ ..... مین جو ان کانگریس کی اُن حضرات نے اپنا سیاسی ایمان بیچ کر کی، یہ حضرات دنیا کے سامنے بحیثیت مسلم وزیر کے پیش کئے گئے، اور اپنی پارٹی اور قوم کے ساتھ انھون نے جتنی غداری کی اتنا ہی زیادہ کانگریس کی طرف سے انعام ملا -

ہندی، تمام ہندوستان کی قومی زبان ہوگی - بندے ماترم قومی ترانہ ہوگا، اور جبراً سب سے منوایا جائے گا ہر شخص مجبور کیا جائے گا کہ کانگریسی جھنڈے کی عزت کرے اُس کی فرمانبرداری کرے -

جس قوم کو اکثریت حاصل ہے اس کو ابھی ذرا سی قوت و اقتدار نصیب ہوا ہے لیکن ابتدا ہی مین اُسنے بتا دیا اور جتا دیا کہ ہندوستان صرف ہندوؤن کے لئے ہے - صرف فرق اتنا ہے کہ کانگریس قومیت کا نقاب ڈالے ہوئے ہے، مگر ہندو مہاسبھا مطلب کو چبا چبا کے نہین کہتی - صاف کہتی ہے

مین کہہ سکتا ہون کہ کانگریس کی موجودہ پالیسی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستان کی قومون کے آپس کے تعلقات ناخوشگوار ہوتے چلے جائینگے ، تلخی بڑھتی چلی جائے گی ،

ایک فرقہ دوسرے سے آمادہ جنگ وپیکار رہیگا ، اور نتیجہ یہ ہوگا کہ شاہنشاہیت کا مستبدانہ تسلط ہم پر قوی تر ہو جائے گا مین کہہ سکتا ہون کہ اس معاملہ مین برٹش گورنمنٹ کانگریس کو بالکل آزاد و مختار چھوڑ دے گی ، کیونکہ ان خانہ جنگیان ۔ ان مناقشات کی اسے ذرا بھی پرواہ نہین ، برخلاف اس کے جب تک شاہنشاہی معاد یا دوسری قسم کے مفاد پر کوئی اثر نہ پڑے اور ہندوستان کی محافظت و مدافعت ان کے قبضہ اقتدار مین رہے وہ ان تمام مناقشات کو اپنے مفید مطلب ہی سمجھے گی ۔ مگر میرا خیال ہے کہ کانگریس ، ملک مین جب نااتفاقی و پھوٹ کی تخم ریزی کر چکے گی ، اور ایک متحدہ محاذ کا وجود مین آنا مشکل ہو جائے گا ، اس وقت خیالات ایک عظیم الشان پلٹا کھائین گے ، اور ایک مہیب رد عمل ظہور پذیر ہوگا ۔

بیموقع نہ ہوگا اگر مین یہ کہون کہ جن خوفناک و تباہ کن نتائج کا امکان ہے ، اگر وہ رونما ہوئے تو اس کی مسئولیت اس کی ذمہ داری برٹش گورنمنٹ پر کچھ کم نہ ہوگی ۔

کانسٹی ٹیوشن مین گورنر جنرل اور صوبے کے گورنرون کو خاص اختیارات دئے گئے ہین ، جن کی رو سے اقلیتون کے حقوق کی محافظت کی خاص

ذمہ داری عائد کی گئی ہے۔ اس زمانے مین جبکہ کانگریس پارٹی یہ مطالبہ کررہی تھی کہ اس کی وزارت سے کسی قسم کی مداخلت نہ کی جائے لارڈ زیٹلینڈ، سکریٹری آف اسٹیٹ ہند نے ان ذمہ داریون پر بہت زور دیا تھا اور انکا بار بار اعادہ کیا تھا۔ اچھی طرح ثابت ہوگیا کہ گورنر جنرل اور نہ صوبون کے گورنر، ان ذمہ داریون سے عہدہ برآ ہوسکے۔ کانسٹی ٹیوشن کی اسپرٹ، اور گورنرون کے جو ہدایت نامے جاری ہوئے، ان کی خلاف ورزی کرکے مسلمان وزرا مقرر کیئے گئے ہین، اس خلاف ورزی مین گورنر اور کانگریسی حکومتین برابر کی شریک و سہیم ہین۔

ایسے مسلمانون کو وزیر مقرر کرکے گورنرون نے یہ ثابت کردیا کہ وہ کانگریسی حکومت کے ہمنوا ہین حالانکہ وہ اچھی طرح جانتے ہین کہ ان مسلمان وزرا پر نہ کونسلون کے مسلمان ممبران کو اعتماد ہے نہ کونسل سے باہر عامۃ الناس کو۔ اقلیتون کے حقوق کی محافظت کا فرض برٹش گورنمنٹ نے ایک مقدس فرض سمجھ کر اپنی دوش پر لیا تھا۔ اس فرض کے ادا کرنے سے صوبہ کے گورنر قطعاً قاصر و عاجز و بے پروا رہے۔ جب اتنے اہم فرض کو وہ ادا نہ کرسکے تو سیکڑون باتین جو سطح تک نہین آتین اور جن کا علم روزانہ کے حکومت کی یا کونسلون کی کارروائیون مین نہین ہوتا اُنپر کیا توجہ کی جاسکے گی۔

یہ حالات نہایت فکر و اندیشہ سے مطالعہ کرنے کے قابل ہین اور انسے معلوم ہوگا کہ واقعات کا رخ کدھر ہے۔ میری مسلمانون سے عرض یہ ہے کہ قبل اس کے کہ حالت تیر از کمان جستہ و آب از جو رفتہ کے مصداق

ہوجائے وہ معلوم کرلین کہ اُن کے لئے راہ عمل کیا ہے - اب وہ وقت آگیا ہے کہ وہ سارا وقت اور اپنی ساری ہمت اپنی تنظیم اور اپنی قوت کو بڑھانے پر صرف کرین اور دیگر معاملات سے قطع نظر کرین۔

مین پہلے عرض کرچکا ہون کہ مسلمانون مین تفریق ہے ان مین سے ایک گروہ تو وہ ہے جو اپنا رخ برٹش گورنمنٹ کی طرف کئے ہوئے ہے۔ اگر اسکے تلخ نتائج سے وہ بیخبر رہے تو وہ تا ابد بے خبر رہیگا۔ خدا اُن کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد خود کرتے ہین ایک دوسرا گروہ ہے جس کا رُخ کانگریس کی طرف ہے یہ وہ لوگ ہین جنھین اپنے اوپر بھروسا نہین رہا۔ مین چاہتا ہون کہ مسلمان اپنے اوپر بھروسہ کرین اور اپنی قسمت کا خود فیصلہ کرین۔ ہمین وہ آدمی چاہئین جو مضبوط ارادے مضبوط ہمت۔ مضبوط ایمان کے مالک ہون اور جس بات کو امر حق سمجھتے ہون اسکے لئے وہ تن تنہا جنگ کرنے کے لئے تیار ہون اگرچہ بظاہر ساری دنیا انکے خلاف نظر آتی ہو ہمین اپنے مین قوت اور عزم بالجزم پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ تاآنکہ مسلمانون کی پوری تنظیم ہوجائے اور ان مین وہ زور و قوت پیدا ہوجائے جو ایک متحد الرائے و متحدہ الارادہ ملت مین ہوتی ہے۔

اکثریت سے کسی سمجھوتہ یا مفاہمت کا امکان نہین کیونکہ ہندون کا کوئی لیڈر جو صاحب اثر و اختیار ہو اس کی طرف کوئی توجہ کرتا ہے اور نہ اسکے لئے خلوص دل سے تیار ہے۔ باعزت سمجھوتہ ہمیشہ برابر کے فریقین

مین ہوتا ہے اور تاوقتیکہ دونون فریق ایک دوسرے کی عزت اور طاقت محسوس نہین کرنے لگتے۔۔ سمجھوتہ کی کوئی صورت پیدا ہی نہین ہوتی۔ کمزور جماعت کی طرف سے صلح جوئی کے معنی اعتراف کمزوری اور اپنے حقوق مین مداخلت کی دعوت ہوا کرتی ہے۔ حب الوطنی حق وانصاف کے نام پر اپیل بالکل بیکار ثابت ہوا کرتی ہے اور اس کو سمجھنے کے لئے کسی سیاسی دوربینی کی ضرورت نہین کہ تمام تحفظات اور معاہدے ایک ردی کاغذ کے ٹکڑے سے زیادہ وقعت نہین رکھتے اگر ان کی پشت پناہ طاقت نہ ہو۔ سیاست کے معنی ہین طاقت نہ کہ حق انصاف اور کسی کی نیک نیتی پر بھروسہ دنیا کی اقوام کو دیکھئے اور سمجھئے کہ کیا ہو رہا ہے حبش کا کیا حشر ہوا۔ چین اور اسپین کا کیا حشر ہو رہا ہے اور فلسطین کا تو کچھ ذکر ہی نہین جس کی بابتہ مین آگے چل کر عرض کرون گا۔

کانگریس کے ارباب بست وکشاد مختلف آوازون مین گفتگو کرتے ہین وہ مختلف الآرا ہین۔ ایک کی رائے مین ہندو مسلمان کا کوئی سوال ہی نہین اور ملک مین کوئی شئے اقلیت کے نام سے نہین دوسرے کی رائے مین مسلمانون کی موجودہ پراگندہ اور غیر منظم صورت حال مین انکو بہلانے اور پھسلانے کے لئے صرف یہی کافی ہوگا اگر انکی طرف چند روٹی کے ٹکڑے پھینکدئے جائین۔ وہ شدید غلط فہمی مین مبتلا ہین جو سمجھتے ہین کہ مسلمانون کو اس طرح دھوکہ دیا جاسکتا ہے۔ آل انڈیا مسلم لیگ اب زندہ رہنے کے آئی ہے اور وہ ہندوستان کی سیاست مین اپنا پورا حصہ

لے گی اور جتنی جلدی اس کی اہمیت کا صحیح اندازہ لگا لیا جائے گا اور سمجھ لیا جائے گا اسی قدر یہ تمام دوسری جماعتون کے مفاد کے لیے بھی بہتر ہوگا۔ ایک تیسری رائے کا یون اظہار کیا جاتا ہے کہ ہر طرف تاریکی اور اندھیرا ہے اور کوئی شعاع امید نظر نہین آتی لیکن جیسے جیسے کانگریس طاقت حاصل کرتی جاتی ہے وہ اپنے سادہ چکون ہے کے پرانے وعدے بھولتی جاتی ہے اور انھین پورا نہین کرتی۔

مین چاہتا ہون کہ مسلمان اس صورت حال پر غور وفکر کرین اور اپنی قسمت کا فیصلہ ایک متحدہ لائحہ عمل بنا کر کرین جس پر نہایت وفاداری سے سارے ہندوستان مین عملدرآمد کیا جائے۔ کانگریسی مسلمان شدید غلطی کرتے ہین جب وہ مسلمانون کو تلقین کرتے ہین کہ وہ غیر مشروط طور سے کانگریس مین ضم ہو جائین۔ اس سے بڑھ کر شکست خوردہ ذہنیت کا اور کیا مظاہرہ ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو دوسرون کے رحم وکرم پر چھوڑ دین اور اس سے زیادہ مسلمانون کے ساتھ اور کیا دشمنی یا غداری ہو سکتی ہے اور اگر اس پالیسی پر عمل کیا گیا تو مین آپ کو تنبیہ کیے دیتا ہون کہ مسلمان اپنے محضر قتل پر خود مہر لگا دین گے اور پھر وہ ملک اور حکومت کی قومی زندگی مین جماعتی حیثیت سے بالکل فنا ہو جائین گے۔ صرف ایک صورت مسلمانون کو بچا سکتی ہے اور انکی گئی ہوئی طاقت ان کو واپس دلا سکتی ہے وہ اپنی گمشدہ روح کو پھر بیدار کرین، پھر حاصل کرین اور اس اعلیٰ وارفع اصول پر ثابت قدمی سے کاربند ہون

جوان کے باہمی اتحاد اور انکو ایک شیرازہ مین منسلک کرنے کی بنیاد ہین۔ الخ
آوازون اور طعنون سے ذرا بھی متاثر نہ ہونا چاہیئے جو مسلمانون کے
خلاف استعمال کیئے جاتے ہین مثلاً "فرقہ پرست" "ٹوڈی" یا "رجعت پسند"
دنیا بھر کا بدترین "ٹوڈی" اور شریرترین "فرقہ پرست" جب آج کانگریس
کے سامنے ہتھیار ڈالدیتا ہے اور اپنے ہی بھائیون کو لعنت ملامت
کرنے لگتا ہے تو کل ہی سے وہ قوم پرستون کا سردار بنا دیا جاتا ہے۔ یہ
آوازے طعنے اور گالیان صرف اس وجہ سے استعمال کیجاتی ہین کہ مسلمانون
مین احساس کم مائیگی پیدا ہوجائے وہ اپنے آپ کو حقیر اور ذلیل سمجھنے لگین
اور آپس مین تفرقہ پڑجائے اور وہ ساری دنیا مین بدنام ہوجائین
یہ محض پروپیگنڈا ہے اور ہمین اسے نفرت وحقارت سے ٹھکرادینا چاہیئے
آل انڈیا مسلم لیگ نہایت ثابت قدمی سے مسلمانون اور دوسری اقلیتون
کے حقوق کا تحفظ کرنا چاہتی ہے۔ یہی اس کا سب سے اولین اور بنیادی
اصول ہے اور یہی اس کے وجود مین آنے کی غرض وغایت ہے۔ کانگریس
لیگ اور اُن کے معاونین سے محض اس لئے ناراض ہے۔ ورنہ ہم کون کام
ایسا کررہے ہین جسپر کانگریس کو اعتراض ہو آج خود کانگریس وہی
کررہی ہے جس کے کرنے کا مسلم لیگ نے دو سال قبل فیصلہ کیا تھا
لیگ ہرگز یہ نہین دیکھ سکتی کہ حکومت برطانیہ یا کسی دوسری پارٹی کے
ہاتھون مجالس قانون ساز مین یا باہر مسلمان دوسرون کے اغراض و
مقاصد کے لئے قربان کردئے جائین کانگریس نے اپنی تمام لن ترانیون کے

باوجود گذشتہ سالون مین مسلمانون کے لئے کچھ نہین کیا۔ وہ مسلمانون اور دوسری اقلیتون کے دلون مین اعتماد و احساس طمانیت کے جذبات پیدا کرنے سے یکسر قاصر رہی۔ کانگریس نے مسلم عوام سے ربط و ضبط پیدا کرنے کے پردہ مین یہ کوشش کی کہ مسلمانون مین پھوٹ پڑ جائے وہ کمزور اور منتشر ہو جائین اور اپنے سالہا سال کے خدمت گذار قائدین سے بددل ہو جائین۔ یہ کانگریس کی ایک خطرناک چال ہے اور یہ کسی شخص کو غلط فہمی مین مبتلا نہین کر سکتی اس قسم کی گھاتین باوجود مختلف قسم کے آوازون طعنون اور نعرون کے کامیاب نہین ہو سکتین۔ ایمانداری اور نیک نیتی کا صرف ایک راستہ ہے اور وہ صرف یہ کہ اقلیتون کے جائز مطالبات پورے کر دئے جائین۔ بھوک اور افلاس کے متعلق جو کچھ کہا جاتا ہے اس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ لوگون مین اشتراکی اور بالشویک خیالات پیدا ہون جن کے واسطے ابھی ملک بالکل تیار نہین۔ موجودہ صورت مین مسلم لیگ کی رائے مین سول نافرمانی کی پالیسی بالکل بیکار اور خودکشی کے مترادف ہے اس قسم کی دو تحریکین بالکل ناکامیاب ثابت ہوئین اور ان سے عوام کو بہت زیادہ مشکلات اور مصائب برداشت کرنا پڑین اور سالہا سال کی اس قسم کی بیکار محض کوششون کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک کو پہلے سے بھی رجعت آمیز آئین دیا گیا اور کانگریس اب اس آئین پر خود عمل پیرا ہے۔

کسی رزولیوشن کے ذریعہ سے گورنر جنرل سے کہنا کہ وہ وزیر ہند

سے استدعا کرین کہ ایک کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی (ہر بالغ کو حق رائے دہندگی دیکر) طلب کیجائے سب سے بڑی ناواقفیت کی دلیل ہے جو لوگ ایسا کرتے ہین وہ ظاہر کرتے ہین کہ انہین واقعات کو اصلی رنگ مین دیکھنے کی صلاحیت نہین (کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی وہ جماعت ہوتی ہے جو اس لیے طلب کی جاتی ہے کہ ملک کا قانون اساسی بنائے) یہ اسمبلی صرف اسی وقت وجود مین آسکتی ہے جبکہ وہ حکومت کی طرف سے طلب کی جائے جو اوران لوگون پر مشتمل ہو جو عوام کے منتخب نمائندے ہون اور جن کو یہ اختیار دیا گیا ہو کہ وہ اپنی رائے کے مطابق ملک کا آئین حکومت مرتب کرین اور جس وقت ملک کا دستور اساسی مرتب ہوجائے وہ دستبردار ہوجائین اور ان کا بنایا ہوا آئین نافذ ہوجائے۔ ہر بالغ کو حق رائے دہندگی دے کر رائے دہندگان کی فہرست کون مرتب کرے گا اور ان رائے دہندگان کے کتنے نمائندے منتخب کیے جائین گے؟ اقلیتون کا کیا حشر ہوگا اور رائے دہندگان اپنی رائے کا کس طرح فیصلہ کرین گے اور کس بنا پر وہ اپنے ان نمائندون کو منتخب کرین گے جن کو کامل اختیار ہوگا کہ وہ اس وسیع براعظم کا آئین مرتب کرین؟ قانون کس کے ہاتھ مین ہوگا اور کون اس جماعت کا انتخاب کرائے گا جو اپنی پسند کے مطابق آئین کو مرتب کرین گی؟ یہ سب لوازمات کون عمل مین لائے گا اور اقلیتون کی قسمت کا کیا فیصلہ ہوگا؟ کیا کانگریس سنجیدگی سے اسکو باور کرسکتی ہے کہ وزیر ہند یہ سب کچھ کرنے پر آمادہ ہوجائین گے؟ جبکہ چند ہی دنون پیشتر حکومت برطانیہ کے نمائندے جنکو

کامل اختیارات ہین یعنی ہز اکسلنسی وائسرائے نے کہا کہ انھین کامل توقع ہے کہ وہ مستقبل قریب ہی مین ہندوستان مین فیڈریشن قائم کرنے مین کامیاب ہو جائینگے اور یہ کہ جب وہ ہندوستان آئے تھے تو انھون نے اس توقع کا اظہار کیا تھا کہ صوبون مین حکومت خود اختیاری کے قائم ہو جانے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد فیڈریشن قائم ہو جائیگی اٹھارہ مہینے کے تجربہ کے بعد فیڈریشن کے قیام کے متعلق ان کی توقع یقین مین تبدیل ہو گئی ہے۔

ملک کی حالت کا بحیثیت مجموعی اندازہ کرتے ہوئے مین یہ کہہ سکتا ہون کہ کانگریس حاکمانہ اقتدار سے ابھی بہت دور ہے اور گورنمنٹ برطانیہ کے متعلق یہ توقع کرنا کہ وہ اس جماعت کو طلب کرے گی جو قانون اساسی بنائے واقعات سے چشم پوشی کر لینا ہوگا اور یہ امید کہ کانگریس مین قابلیت سے اس مقصد کو حاصل کر سکے گی خلاف واقعہ محض خیال آرائی ہے۔ کانگریس کو سب سے پہلے تو ملک کی بڑی بڑی قومون اور بڑے بڑے طبقون کے مفاد کو اپنے زیر قیادت لانا ہے۔ ایک بیرونی حکومت سے کہ جو اس ملک مین سریر آرائے تخت وسلطنت ہے یہ خواہش کرنا کہ وہ ایک اس قسم کی آئینی اسمبلی طلب کرے اور قبل اس کے کہ فرقہ وارانہ مسائل کا کوئی بھی تصفیہ ہوا ہو اور قبل اس کے کہ ہندوستان کی بڑی قومون نے کانگریس کی لیڈری قبول کی ہو اسکی مثال ایسی ہو گی کہ گاڑی کے پیچھے گھوڑا جوتا جائے۔ ہمین اس حقیقت کو کسی حالت مین نظر انداز نہ کرنا چاہئے کہ ہندوستان کی آبادی کا ⅓ حصہ بالکل ایک جداگانہ حیثیت اور نوعیت

رکھتا ہے یعنی وہ آبادی جو کہ ہندوستانی ریاستون مین آباد اور دیسی فرمانرواؤن کے زیر اثر ہین۔

بے نتیجہ کوشش کرنے یا بالفاظ دیگر بالو مین ہل چلانے کے بجائے کانگریس کو کم از کم اس ایک چیز کی طرف اپنی تمامتر توجہ کو مبذول اور مرکوز کرنا چاہیئے اور اس کی کوشش کرنا چاہیئے کہ آل انڈیا فیڈریشن اسکیم کو جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء مین شامل اور جو موجودہ مرکزی آئین سے کہین زیادہ مرتجعانہ ہے وہ کسیطرح عملی جامہ نہ اختیار کر سکے اسلیئے کہ وہ لوگ کہ جو حکومت برطانیہ کی طرف سے ذمہ دارانہ اختیارات رکھتے ہین یہ چیز پورے زور اور پورے وثوق کے ساتھ کہہ رہے ہین کہ فیڈریشن کی اسکیم عنقریب جامہ عمل پہننے والی ہے۔ مین پوچھنا چاہتا ہون کہ کانگریس اس سلسلہ مین کیا ارادہ رکھتی ہے۔ کیا وہ سمجھتی ہے کہ وہ تن تنہا اپنی جماعتی حیثیت سے اس کو روک سکتی ہے یا وہ کوئی دوسرا فارمولا سوچ رہی ہے یا اس نے یہ طے کر لیا ہے کہ خاموشی کے ساتھ جو کچھ پیش آئے اُسے تقدیر کا لکھا سمجھ کر قبول کر لے جیسا کہ وہ ابھی صوبون کی حکومت خود اختیاری کے سلسلہ مین کر چکی ہے کہ اس کے چوٹی کے لیڈران اسکے خلاف چیختے اور چلاتے رہے اور اس نے اسے قبول کر لیا۔

حضرات! مین اب آپکی توجہ فلسطین کے مسئلہ کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہون یہ وہ مسئلہ ہے کہ جس نے ہندوستان بھر کے مسلمانون کو بیچین اور مضطرب کر رکھا ہے۔ حکومت برطانیہ کی پالیسی ابتدا سے عربون کے

ساتھ بے وفائی اور بدعہدی کی رہی ہے۔ اہل عرب کی بھولی بھالی فطرت سے کروہ لوگون نکے عہد وپیمان پر اعتبار کرتے ہین زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کی گئی۔ حکومت برطانیہ نے عربون کے مقابلہ مین اس پالیسی کو استعمال کر کے اپنے اس اعلان کی تذلیل اور توہین کی ہے کہ جسنے عربون کو ان کی وطنی سرزمین پر کامل آزادی دینے کی ضمانت کی تھی۔ اور جس مین گذشتہ جنگ عظیم کے دوران مین ایک عرب ریاستہائے متحدہ کے قیام کا وعدہ کیا گیا تھا جھوٹے وعدون کے ذریعہ سے عربون سے فائدہ اٹھانے کے بعد حکومت برطانیہ نے اس رسوائے عالم اعلان بالفور کے ذریعہ سے اپنے کو ایک حکم بردار دمندوب طاقت کی حیثیت سے ان کے اوپر مسلط کر دیا۔ یہ اعلان اپنی ظاہری صورت مین بھی کسیطرح تسکین بخش اور قابل عمل نہ تھا پہلے تو یہ کہا گیا کہ یہودیون کے لئے ایک قومی وطن وملجاد ماوا مہیا کیا جائیگا اس کے بعد اب برطانیہ عظمی فلسطین کے حصّے بخرے کرنا چاہتی ہے۔ شاہی کمیشن کی سفارشات اس ٹریجڈی (فاجعہ) کا تتمہ ہین کہ جو...... اگر کبھی عملی قالب مین آسکین تو اس کا نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہ ہو گا کہ عربون کی جائز اور قدرتی توقعات کو خود انکی وطنی سرزمین پر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے تباہ وبرباد کر دیا جاتا۔ اور اب ہم سے یہ کہا جاتا ہے کہ ہم حقائق پر نظر ڈالین لیکن سوال یہ ہے کہ کس نے یہ صورت حال پیدا کی۔ یہ تو برطانوی مدبرین ہی کی کارستانیون کا نتیجہ ہے کہ جو آج اس بھیانک صورت مین منظر عام پر آیا ہے۔ لیگ اقوام نے بظاہر (خدا کرے ایسا ہی

ہوں شاہی کمیشن کی سفارشات کو قبول نہین کیا ہے اور ممکن ہے کہ اس مسئلہ پر پھر غور کیا جائے مگر کیا عربون کو اُن کے جائز حقوق دینے کی ایماندارانہ سعی ہے۔ کیا مین برطانیہ عظمیٰ کے کانون تک مسلمانون کی یہ آواز پہونچا سکتا ہون کہ اگر فلسطین کا مسئلہ امانت اور دیانت جرأت اور ہمت کے ساتھ نہ طے کیا گیا تو سلطنت برطانیہ کی تاریخ مین یہ زوال کے نئے باب کا اضافہ کرنے والا ہوگا۔ مین اس وقت صرف مسلمانان ہند ہی کے جذبات کی ترجمانی نہین کر رہا ہون بلکہ مین روئے زمین کے تمام مسلمان اور تمامی عالم کے انصاف پسند اور حق پرست انسانون کی طرف سے حکومت برطانیہ کو یہ سنا دینا چاہتا ہون کہ اگر وہ اپنے ابتدائی اعلان کا احترام کرنے اور قبل از جنگ اور بعد از جنگ وعدون کے ایفا کرنے پر کہ جو اہل عرب اور اہل عالم سے کئے تھے آمادہ نہ ہوئی تو وہ اپنی قبر اپنے ہی ہاتھون سے کھودے گی۔ مین دیکھتا ہون کہ فلسطین مین ایک بہت زیادہ انتشاری کیفیت پیدا ہوگئی ہے اور جب اس کے پاس کوئی چارہ کار باقی نہ رہا تو حکومت برطانیہ گھبرا کر نہایت ظالمانہ جبر و تشدد سے اعراب فلسطین کی رائے عامہ کا گلا گھونٹ رہی ہے۔ مسلمانان ہند یک دل و یک جان ہو کر اور ہر امکانی ...... طریقہ سے اپنے عرب بھائیون کی اس دلیرانہ اور سر فروشانہ جد و جہد مین مدد کرینگے۔ مین آل انڈیا مسلم لیگ کیطرف سے اخوان عرب کو ہمت دلیری اور جرأت کا ایک پیغام بھیجنا چاہتا ہون جبکہ وہ اپنے جائز حقوق کے لئے اس

مستعدی سے لڑ رہا ہے۔

ہندوستان کے مسلمانون سے، صوبون کے مسلمانون سے ضلعون کے مسلمانون سے تحصیلون اور گاؤن تک کے مسلمانون سے مین اپیل و التجا کرتا ہون کہ وہ اپنا ایک تعمیری اور اصلاحی لائحہ عمل بنائین جس سے کہ وہ عوام کی خدمت کر سکین ان اصولون اور طریقون مین جنمین کہ مسلمانون کی اخلاقی اقتصادی اور سیاسی اصلاح کا سوال ہوگا ہم ہر جماعت اور ہر فرقہ سے اسکے عملی اور تعمیری لائحہ عمل مین تعاون کرینگے جس سے ملک یا صوبونکی فلاح اور بہبود ہوگی۔ مین اپیل اور استدعا کرتا ہون کہ ہر مسلمان مرد۔ عورت اور بچہ کو ایک متحدہ پلیٹ فارم پر اور لیگ کے مشترکہ جھنڈے کے نیچے مجتمع ہوجانا چاہیے۔ آپ کو سیکڑون اور ہزارون کی تعداد مین جلد سے جلد آل انڈیا مسلم لیگ صوبون کی مسلم لیگ اور ضلعون کی مسلم لیگ مین داخل ہونا چاہیے۔ اپنے آپکو منظم اور مکمل طور سے متحد کیجئے اپنے آپ مین تجربہ کار سپاہیونکی سی تربیت اور تنظیم پیدا کیجئے۔ اپنی جماعتی ذمہ داریون کا احساس کیجئے اور باہم اخوت اور محبت کے رشتہ کو مضبوط کیجئے اپنے بھائیون اور اپنے ملک کیلئے ایمانداری اور وفاداری کے ساتھ کام کیجئے یاد رکھیے کہ کوئی فرد یا کوئی جماعت بلا محنت بغیر مسلسل مشقت تکالیف اور قربانیون کے کچھ حاصل نہین کر سکتی۔ مین جانتا ہون کہ اس وقت ایسی قوتین موجود ہین کہ جو ممکن ہین کہ آپ کو ڈرائین اور مرعوب کرین آپ کو دھمکائین نشانہ مظالم بنائین اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کو اس کے ہاتھون تکالیف پہونچین لیکن تکالیف اور مصائب کی جنمین ممکن ہے کہ آپ کو پڑنا پڑے مظالم کہ جن کا آپکو شکار

ہونا پڑے ان سے آپ کے قدموں میں تزلزل اور آپ کے عزم میں ضعف نہ پیدا ہونا چاہیے اس لئے کہ میں سمجھتا ہوں کہ مصائب۔ تکالیف۔ سختیوں اور زیادتیوں ہی کا مقابلہ کر کے آپ امتحان کی اس آگ سے سونا بن کر نکلیں گے اگر آپ کے عزم میں استحکام اور ارادوں میں خلوص ہے تو یاد رکھیے کہ دنیا میں آپ کامیاب اور سربلند ہوں گے۔ اپنے اسلاف کے شاندار ماضی کی زرین روایات میں آپکے دم سے آب و تاب پیدا ہوگی اور آپ نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا کے مستقبل کی تاریخ کو کہیں زیادہ با عظمت اور کہیں زیادہ شاندار بنا دینگے۔ ہندوستان کے آٹھ کروڑ مسلمانوں کو کسی طاقت سے ڈرنے کی ضرورت نہیں اُن کا مستقبل انکے ہاتھ میں ہے اور ایک متحدہ منظم دوش بدوش استادہ فوج بن کر وہ ہر خطرہ کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور ہر قسم کی مخالفت سے جو اسکے متحدہ محاذ سے کی ہے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ ایک طلسمی طاقت آپکے ہاتھ میں ہے حالات کو پیش نظر رکھ کر اپنے مستقبل کا فیصلہ کیجیے کہ جن کے نتیجے اہم دیرپا اور دور رس ہیں۔ فیصلہ کرنے سے قبل اچھی طرح اسے سوچ لیجیے لیکن جب ایک بار کسی بات کا فیصلہ کر لیجیے تو اسپر متحد اور متفق ہو کر ٹھہر جائیے۔ اپنی جماعت کے ساتھ صادق و وفادار رہیے تو یقین ہے کہ انشاء اللہ المستعان کامیابی آپ کے قدموں کے نیچے ہوگی۔
